REGD No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

روزنامہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۲ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۵ تبوک ۱۳۳۵ھ ش | ۲۵ ستمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ایبٹ آباد سے ربوہ تشریف لے آئے

ربوہ ۲۴ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل صبح ساڑھے دس بجے ایبٹ آباد سے جابہ ہوتے ہوئے ربوہ تشریف لے آئے۔ حضور کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ ستمبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بہت ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۔حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری چند یوم سے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا فرمائیں۔

جلسہ برکات خلافت

برکات خلافت کے موضوع پر بروز منگل بتاریخ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۶ء بعد نماز مغرب مسجد دار الرحمت وسطی میں بلاک امانت کا اجتماعی اجلاس ہو رہا ہے۔ جس کی صدارت مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر اول مجلس خدام الاحمدیہ فرمائیں گے۔ اہالیان ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ کثرت سے اس جلسہ میں شرکت فرمائیں (ہلاک لیڈر قطعہ امانت ربوہ)

"قدیم انسٹی ٹیوشنز" سے گہری وابستگی اور انکی روایات کو زندہ رکھنے کا احساس قوموں کی ترقی میں خاص اہمیت رکھتا ہے

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بوائز کا فرض ہے کہ وہ اس عہد اور عزم کے ساتھ کام کریں کہ وہ قیامت تک اس کا جھنڈا بلند رکھیں گے اور اپنی قدیم درسگاہ کو نسلاً بعد نسلٍ ترقی دیتے چلے جائیں گے۔

سکول کی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایمان افروز تقریر

ربوہ ۲۴ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل شام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بوائز سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کو صراحت کے ساتھ پیش فرمایا کہ جن قوموں میں اپنے قدیم "انسٹی ٹیوشنز" سے وابستگی اور ان کی روایات کو برقرار رکھنے کا احساس پایا جاتا ہے۔ وہ قومیں ہمیشہ ترقی کی راہ پر گامزن رہتی ہیں اور ان کے "انسٹی ٹیوشنز" صدیوں ہی نہیں ہزاروں سال تک چلتے چلے جاتے ہیں اور ایک طرح سے ان کو بقائے دوام حاصل ہو جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بوائز کا فرض ہے۔ کہ جب انہوں نے اس درسگاہ کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلق کی بناء پر اپنے آپ کو ایک ایسوسی ایشن کی شکل میں منظم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تو وہ اس ایسوسی ایشن کو قائم رکھیں۔ اور اس احساس کے ساتھ کام کریں کہ انہوں نے اس ادارے کی روایات کو زندہ رکھنا ہے۔ اور ادارے کو اس طور پر ترقی دینا ہے۔ کہ یہ ادارہ ہزاروں سال تک چلتا چلا جائے۔

اجلاس کی غرض و غایت

اولڈ بوائز کا یہ اجلاس تعلیم الاسلام سکول کے ہیڈ ماسٹر مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب کی طرف سے بلایا گیا تھا۔ سکول کے اولڈ بوائز کی ایسوسی ایشن اولاً ۱۹۳۰ء میں قادیان میں قائم کی گئی تھی لیکن برصغیر کے بعد اب تک اس کا احیاء نہ ہو سکا تھا چنانچہ یہ اجلاس ایسوسی ایشن کے از سر نو قیام اور احیاء کی غرض سے ہی بلایا گیا تھا اس میں ربوہ کے علاوہ بعض دوسرے مقامات کے اولڈ بوائز بھی شریک ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر تعلیم نے کی۔ بعدہ مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے ایک مختصر سی تقریر میں اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے اولڈ بوائز سے درخواست کی۔ کہ وہ پورے شوق اور اخلاص کے ساتھ ایک دفعہ پھر عملی میدان میں قدم رکھیں۔ اور سکول کی شاندار روایات کو قائم رکھنے کا اہتمام فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

بعدہ حضور ایدہ اللہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیت اللہ کی تقدیس۔ اور اس کی بزرگی کا ذکر کرتے ہوئے اس کی قدامت کو بھی پیش کیا ہے جیسا کہ فرمایا ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبٰرکا وھدی للعالمین۔ نیز اللہ تعالیٰ نے اس کی قدامت اور اس کی عظمت کی وجہ سے بیت اللہ کو بیت عتیق اور مکہ معظمہ کو ام القریٰ قرار دیا اور نیز فرمایا کہ لوگ چاروں طرف سے اس کی جانب کھنچے چلے آئیں گے۔ چنانچہ اس کی قدامت اور اس کی بزرگی کی وجہ سے اس کے ساتھ اطراف واکناف عالم میں بسنے والے مسلمانوں کی وابستگی قائم چلی آ رہی ہے۔ اور قیامت تک قائم چلی جائے گی۔ اور قیامت تک اس کا ام القریٰ ہونا لوگوں کے دلوں پر نقش ہوتا چلا جائے گا۔ خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا اس میں ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہم بھی نیک مقاصد کے لئے جو ادارہ یا انسٹی ٹیوشن قائم کریں عملی طور پر اس کے ساتھ اپنی وابستگی کے احساس کو کبھی محو نہ ہونے دیں۔ بلکہ اس احساس کی رو سے اس کی شاندار روایات کو زندہ رکھتے چلے جائیں اور اسے ترقی دیتے چلے جائیں تاکہ وہ ہزاروں سال تک جاری رہے اور اس سے جاری ہونے والا یہ چشمہ فیض کبھی خشک نہ ہونے پائے۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

نئی پود کے فطری قویٰ کو اس طور پر ترقی دینا نہایت ضروری ہے کہ وہ بڑے ہو کر قوم و ملک کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں "یوم والدین" کی تقریب کے موقعہ پر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

ربوہ ۲۴ ستمبر۔ کل صبح تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں "یوم والدین" کی تقریب نہایت اہتمام سے منائی گئی۔ اس موقعہ پر تقریب کے صدر کی حیثیت سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ طلباء کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے فطری قویٰ کو اس طور پر ترقی دیں۔ کہ وہ بڑے ہو کر قوم و ملک کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔ آپ نے فرمایا اس اہم مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے والدین اور طلباء دونوں پر اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ تربیت کے ذریعہ اولاد کے فطری قویٰ کو ضائع ہونے سے بچائیں اور طلباء کا فرض ہے کہ وہ والدین اور اساتذہ کی طرف سے عائد کردہ قیود اور پابندیوں کا پورا پورا احترام کرتے ہوئے اپنے فطری قویٰ اور صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور اس طرح اپنے آپ کو قوم و ملک کے لئے نافع وجود بنانے کی پوری کوشش کریں۔ آپ نے فرمایا ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم "حب الوطن من الایمان" کا یہ کم سے کم تقاضہ ہے جسے پورا کرنا والدین اور طلباء کا اولین فرض ہے۔ (باقی ص ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۶ء

خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کی وصیّت

پیغام صلح کی اشاعت مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۶ء میں "خلیفہ صاحب ربوہ کی ایک تازہ غلط بیانی" کے زیر عنوان ابوالمنصور صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی وصیت اور نواب محمدؐ علی صاحب کی چٹھی کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے اور کہا ہے کہ "سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے یہ کہنے میں کہ

"یہ اللہ تعالے کی حکمت ہے۔ کہ اس نے ان تحریروں کو ۴۲ سال تک چھپائے رکھا اور اب آکر ظاہر کردیا ہے۔ تاکہ ان لوگوں کا جھوٹ ظاہر ہو جائے۔"

"نعوذ باللہ" غلط بیانی کی ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ دیا ہے۔ کہ اس وصیت کے الفاظ پہلے ہی فلاں فلاں جگہ موجود تھے۔ اس لئے یہ کہنا کہ ان دستاویزات کو ۴۲ سال تک چھپائے رکھا غلط بیانی ہے۔

ہم اس پر کہتے ہیں۔ کہ ع

سخن فہمی عالم بالا معلوم شد

اگر وصیّت کے کچھ یا سارے الفاظ دوسری جگہوں میں موجود تھے۔ تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے۔ کہ اصل وصیت اور نواب صاحب کی چٹھی اتنے سال مخفی نہیں رہی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اشارہ تو اصل دستاویزات کی طرف تھا۔ جن کا بظاہر دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے وصیت کے دوسری جگہ الفاظ کو مشکوک بنا سکتا تھا۔ اور چیلنج کیا جا سکتا تھا۔ کہ اصل وصیت اور چٹھی پیش کی جائیں۔ ان کے ظاہر نہ ہونے کی حالت میں یہ اعتراض ایک وقعت رکھتا تھا۔ بلکہ ابوالمنصور صاحب جیسے لوگ انکار ہی کردیتے۔ تو ان کا کوئی کیا بگاڑ سکتا تھا!

اگر یہ صورت نہ بھی ہوتی۔ تو پھر بھی ابوالمنصور صاحب اگر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے "نہایت پیارے محمود" پر الزام تراشی میں اپنے بزرگوں سے بازی لے جانے کی انتہائی آرزو نہ رکھتے اور عام صحت مند انسانی جذبہ حسن ظنی سے کام لیتے۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر "غلط بیانی" کا ہرگز الزام نہ لگاتے بلکہ سمجھتے۔ کہ آپ کی نظر سے شاید وصیت کے کسی جگہ الفاظ نہ گذرے ہوں۔ اور انہوں نے دیانتداری سے کہا ہے جو کہا ہے۔ مگر یہاں حسن ظنی تو الگ رہی سیدھی سادھی بات میں الزام تراشی کے لئے مواد تلاش کرنا جب فطرت ثانی بن چکی ہو تو جناب ابوالمنصور اس کے سوا اور کر بھی کیا سکتے تھے؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ:۔

"اب دیکھیں اس وصیت کی اشاعت پر پیغامی کیا کہتے ہیں۔ اس تحریر پر مولوی محمد علی صاحب کے بھی دستخط موجود ہیں۔ وہ دیکھ لیں کہ انہوں نے آئندہ خلافت کے جاری رہنے کو تسلیم کیا ہے۔ پھر خلافت کے انکار کے کیا معنے۔ ہمیں اس وقت اس تحریر کو شائع کرنے کا خیال ہی نہ آیا۔ ورنہ یہ خلافت کے جاری رہنے کا ایک بڑا بھاری ثبوت تھا۔"

اس پر رائے زنی کرتے ہوئے ابوالمنصور صاحب فرماتے ہیں:۔

"اگر واقعی یہ وصیت میاں صاحب کی خلافت کے حق میں لکھی گئی ہوتی۔ تو وہ اتنے بھولے اور انجان نہ تھے۔ کہ اس سے اب تک بے خبر رہتے۔ بفرض محال اگر تختِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد انہیں اس وصیت کی نسبت ذہول ہو گیا تھا۔ تو کیوں نہ نواب محمدؐ علی خاں مرحوم کو ہی اس کی اہمیت کا احساس رہا۔ آخر وہ بھی تو انہیں اکابرین میں سے تھے۔ جن کی انتھک کوششوں سے خلافت میاں صاحب کو نصیب ہوئی۔ وہ تو وصیت کے حامل بھی تھے۔ اور انہوں نے حضرت مولانا نور الدین علیہ الرحمۃ کی اولاد کی پرورش کے لئے وصیت کے عین مطابق میاں صاحب کی رضامندی سے کوئی معقول انتظام بھی جلد ہی کر دیا تھا۔ اگر واقعی وصیت میں میاں صاحب اور ان کے رفقاء کو اپنے فائدہ کی صورت نظر آتی۔ تو وہ بار بار اسے شائع کرنے سے کبھی کوتاہی نہ کرتے

(پیغام صلح مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۶ء)

اس کو کہتے ہیں "سوال از ریسماں جواب از آسماں" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تو صرف یہ کہا ہے۔ کہ اس وصیت میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے آئندہ خلافت کے جاری رہنے کو تسلیم کیا ہے۔ مگر ابوالمنصور صاحب حضور کی خلافت کا قصہ لے بیٹھے ہیں۔ اور نہایت درد از کار تنقید فرمادی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سیدھی طرح سوچنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

اس کے بعد ابوالمنصور صاحب کی زیر خط قیاس آرائی ملاحظہ فرمائیں۔

"دراصل بات یوں معلوم ہوتی ہے۔ کہ حضرت مولانا نورالدین صاحب علیہ الرحمۃ اپنی زندگی کے آخری ایام میں میاں صاحب کی اتحاد سوز ریشہ دوانیوں سے اطلاع پاکر ان سے بدظن ہو گئے تھے۔ اور انہیں یقین ہو گیا تھا۔ کہ میاں صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے اصحاب کے بارے میں نیک نیت نہیں بلکہ نوجوانوں کی جمعیت کو انصار اللہ کے نام اکٹھا کرکے وہ جماعت کے سرکردہ اکابرین کو ذلیل اور رسوا کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ اس لئے آپ نے وصیت میں اپنے جانشین کے لئے ایسی کڑی شرائط لگادیں۔ جن کی رو سے میاں صاحب کا خلیفہ منتخب ہونا محال تھا۔ چنانچہ میاں صاحب نے اپنی عافیت اسی میں سمجھی کہ وصیّت کی زیادہ تشہیر نہ کی جائے۔" (پیغام صلح مورخہ ۱۹ ستمبر سنہ ۵۶ء)

۴۲ سال سے جماعت نے ایک خلیفہ کو تسلیم کیا ہوا ہے۔ جو جماعت دن دونی رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئی ہے۔ مگر ابوالمنصور صاحب کو کچھ نظر نہیں آتا۔ کیا جو کڑی شرائط خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے لگائی تھیں۔ وہ اس لئے لگائی تھیں کہ جماعت میں نہ ان شرائط کو پورا کرنے والا کوئی فرد ہو گا۔ اور نہ آئندہ خلافت چلے گی؟ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اپنی وفات کے وقت بھی نعوذ باللہ جماعت سے مذاق کر رہے تھے۔ اور آپ کیسی اعلیٰ اور متقی جماعت چھوڑ گئے تھے۔ کہ آج ۴۲ سال تک اس میں ایک فرد بھی ایسا پیدا نہیں ہو سکا۔ جو خلیفہ بن سکتا۔ آخر آپ کے خیال میں کیا مولوی محمدؐ علی صاحب۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب۔ ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ مولوی صدر الدین صاحب وغیرہ ایسے حضرات میں ایک بھی نہیں تھا۔ جو ان شرائط پر پورا اترتا؟ اور پھر یہ کیا بات ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی زندگی ہی میں مولوی محمدؐ علی صاحب نے ایک ٹریکٹ چھپوا لیا تھا، کہ آئندہ کوئی خلیفہ نہ بنایا جائے۔ کیا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اپنی وصیت میں یہ نہیں لکھ سکتے تھے۔ کہ آئندہ کوئی خلیفہ نہ بنایا جائے۔ کیونکہ جماعت میں قیامت تک ان شرائط کو پورا کرنے والا انسان اب پیدا نہیں ہو سکتا؟

مکرم ابوالمنصور صاحب آپ مولوی محمدؐ علی صاحب۔ ڈاکٹر بشارت احمدؐ وغیرہم سے "پسر موعود" اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے "نہایت پیارے محمود" کو گالیاں دینے میں ضرور بازی لے جا سکتے ہیں۔ مگر حق کو سمجھنا آپ کے بس کی بات نہیں۔ اس لئے ہم آپ کو معذور خیال کرتے ہیں۔

جامعہ نصرت ربوہ

۱۔ طالبات جامعہ نصرت نوٹ کرلیں۔ کہ ان کا کالج ۲۳ ستمبر کو کھلنے کی بجائے ۲۹ ستمبر کو صبح ۷½ بجے کھلے گا۔ تمام طالبات وقت مقررہ پر پہنچ جائیں بورڈرز کو ۲۸ ستمبر کی شام تک ہوسٹل میں آجانا چاہیئے۔

۲۔ مندرجہ بالا تبدیلی کی وجہ سے تھرڈ ایر اور فرسٹ ایر کے داخلہ کی میعاد بڑھادی گئی ہے۔ چنانچہ درخواستیں معہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ کے ۲۵ ستمبر تک مطلوب ہیں۔ فرسٹ ایر کا داخلہ لیٹ فیس کے ساتھ ہو گا انٹرویو ۲۹، ۳۰ ستمبر کو ہو گا۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

پتہ مطلوب ہے:۔ صوفی احمدؐ علی صاحب احمدی پروفیسر طبیہ کالج علی گڑھ یونیورسٹی مہاجر کا خاص پتہ درکار ہے۔ صوفی صاحب ضلع کرنال کے رہنے والے ہیں۔ اور قریشی خاندان ہیں۔ صوفی صاحب ممدوح الصدر کے شاگرد خاص حکیم شیخ محمد عبد اللہ گوجرہ والے دیر سے ان کی ملاقات کے لئے پریشان ہو رہے ہیں جس دوست کو صوفی صاحب کا پورا پتہ ہو۔ یا صوفی صاحب خود یہ اعلان پڑھیں تو حکیم شیخ محمدؐ عبد اللہ صاحب گوجرہ ضلع لائل پور کو خط کے ذریعہ مطلع فرماویں۔

(ماسٹر لعل الدین احمدی گوجرہ شہر مہندی محلہ ضلع لائل پور)

خوابیں لچر اور پوچ نہیں بلکہ سعادت اور خدائی بشارت ہیں

ایڈیٹر صاحب الاعتصام اور نوائے پاکستان کے متضاد خیالات

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری

اخبار "الاعتصام" اہلحدیثوں کی نمائندگی کا دعویدار ہے۔ اس لئے یقین ہے کہ وہ حدیث نبوی کا انکار نہیں کر سکتا کہ رویائے صالحہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ نیز یہ کہ المومن یریٰ ویریٰ لہ مومن کو اللہ تعالیٰ خود براہ راست بھی خواب دکھاتا ہے۔ اور کبھی اس کے لئے دوسروں کو بھی خواب دکھا دیتا ہے۔ لیکن ہمیں حیرت ہے کہ احمدیت کی مخالفت میں یہ لوگ اپنے عقائد اور اصول سے بھی صریحاً روگردان ہو جاتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب الاعتصام لکھتے ہیں:۔

"قادیانی نبوت و خلافت اپنے اپنے یوم آغاز سے لے کر اب تک دو چیزوں پر چلتی رہی ہے ایک خواب جنہیں وہ رویا و کشوف سے تعبیر کرتے ہیں اور دوسرے تخویف و تہدید۔"

اسی سلسلہ میں الفضل میں شائع ہونے والے تازہ رویا و کشوف کے بارے میں ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

"پھر کشوف و رویا کا پلندہ لے بیٹھے ہیں۔ جن کی حیثیت اضغاث احلام سے کسی صورت میں زیادہ نہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس زمانہ میں اس قسم کی لچر اور پوچ باتوں کو کون مانے گا؟"

(الاعتصام بحوالہ نوائے پاکستان ۶ ستمبر ۱۹۵۶ء)

گویا احمدیت کے مقابلہ میں آکر اہل حدیث اور غیر اہلحدیث سب ہی رویا اور کشوف کے منکر ہو گئے۔ اور اس کی افادی حیثیت کا انکار کرنے لگ پڑے۔ مزید ستم ظریفی ہے کہ زمانہ کی دہریت اور الحادیت سے متاثر ہو کر رویا اور کشوف کو "لچر اور پوچ" تک قرار دینے لگ گئے۔ کیا یہ طرز خود اس بات کی دلیل نہیں کہ جس حق کے مقابلہ کے لئے یہ لوگ کھڑے ہوئے ہیں وہ اتنی زبردست ہے کہ اس کے مخالف دہریت تک پہنچ جاتے ہیں۔

ہمارے نزدیک ایڈیٹر صاحب الاعتصام نے اپنے ان اہل حدیث بزرگوں پر بھی ظلم کیا ہے جنہیں ماضی قریب تک سچی خوابیں آتی رہی ہیں۔ اس نے رویا و کشوف کو لچر اور پوچ کہہ کر انتہائی بدذوقی کا ثبوت دیا ہے۔ جس "زمانہ" کے پیچھے وہ بھاگ رہا ہے۔ وہ زمانہ خود اپنی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رویا و اور وحی و الہام کا سخت محتاج ہے۔

ایڈیٹر صاحب "نوائے پاکستان" نے "الاعتصام" کی رائے کو بڑے طمطراق سے شائع کیا ہے۔ اور اس طرح خوابوں کی تحقیر میں حصہ لیا۔ مگر اگلے ہی پرچہ میں اس نے خود اعلان کر دیا کہ:۔

"گزشتہ تحریک ختم نبوت سے قبل اور بعد جماعتی اور غیر جماعتی احباب کو اس سلسلہ میں خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم دیگر حضرات انبیاء علیہم السلام، اولیاء کرام و مجددین امت رحمہم اللہ کی طرف سے خواب میں بشارتیں دی گئیں۔ جن میں تحریک ختم نبوت اور اس کے صدر حضرت امیر شریعت مدظلہ کے متعلق تحسین و مبارک کی خوشخبری تھی۔ فرداً فرداً بہت حضرات نے خواب بیان کئے مہربانی فرما کر جن بزرگوں کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہو وہ دفتر مرکزیہ ختم نبوت ملتان شہر کے پتہ پر پورے واقعات تحریر فرمائیں۔ جو حضرات اپنا نام شائع کرانا پسند نہ فرمائیں وہ خط کے نیچے نوٹ دے دیں۔"

(نوائے پاکستان ۲۰ ستمبر ۱۹۵۶ء)

اس اعلان سے ظاہر ہے کہ ابھی تک خوابوں کے سمجھنے والے اور ماننے والے موجود ہیں۔ ان کی اشاعت کرنا بھی "نوائے پاکستان" نے اپنا نصب العین قرار دے رکھا ہے۔

جہاں تک سچی خوابوں کی اشاعت کا سوال ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ مگر "نوائے پاکستان" نے نام کو چھپانے کی تجویز پیش کر کے جعلی خوابوں کے لئے راستہ کھول دیا ہے۔ چاہیئے تو یہ کہ خواب بیں حلفیہ بیان کے ساتھ کھلے طور پر خواب شائع کرے۔ تا اسے بلحاظ شخص اور نتائج جانچا جا سکے۔ بہرحال یہ غیر احمدی صاحبان کا اپنا معاملہ ہے۔ وہ جس طرح چاہیں کریں مگر اتنا تو ظاہر ہو گیا۔ کہ خواب لچر اور پوچ نہیں بلکہ سچی خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت اور سعادت ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ رویا و کشوف کے متعلق یہی اعتقاد رکھتی ہے۔

منافقین کی ایک غلط بیانی کی تردید

چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کا خط

لاہور کے ایک منافق نے ایک احمدی کے پاس بیان کیا تھا کہ حضرت خلیفہ اوّل کی بیٹی کا خط ہمارے پاس اپنے خاوند کے خلاف موجود ہے۔ جسے نظام صاحب امیر راولپنڈی پہچانتے ہیں۔ چونکہ نظام جان کوئی راولپنڈی کے امیر نہیں۔ ان سے ملتا ہوا نام چوہدری احمد جان صاحب کا ہے جو کہ پہلے امیر راولپنڈی تھے۔ ان سے اس بارہ میں پوچھا گیا۔ جو ان کا جواب آیا ہے وہ ہم اخبار میں چھاپتے ہیں۔ منافقوں میں سے جس شخص نے ایک احمدی کے پاس یہ بات بیان کی تھی وہ اسے پڑھ لے اور شرمسار ہو اگر شرمندگی کی کوئی حس باقی ہے۔

نقل خط

"سیدنا وھادینا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور کا ارشاد ۱۹/۹/۵۶ ملا۔ جواباً التماس ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔ یہ ہو ہی کس طرح سکتا ہے کہ میں وہ بات کہوں جس کے کہنے کا مجھے ہرگز کوئی حق نہیں۔ خاکسار حضرت آپا امۃ الحی صاحبہ مرحومہؓ کا خط بالکل نہیں پہچانتا اور آج تک میں نے کسی فرد بشر کے پاس ایسا تذکرہ قطعاً نہیں کیا۔ باوجود اس کے کہ میری بیوی ام طاہرؓ مرحومہ کی گہری سہیلی تھیں۔ میں تو شاید ان کا خط بھی نہ پہچان سکوں۔

منافقین کو کذب بیانی اور افتراء پردازی میں ید طولیٰ حاصل ہے اور ان میں سے جس بھی منافق نے یہ بات خاکسار کی طرف منسوب کی ہے اس نے ایک بہت بڑا افتراء عاجز پر باندھا ہے حتیٰ کہ نام بھی تو "نظام جان" ہی لکھوا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ منافقین اب مرحومین پر اتہام تراشی کرتے ہوئے

(i) اپنی خبث باطنی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

(ii) دوسروں کے جذبات کو بری طرح مجروح کر رہے ہیں۔

(iii) حضرت آپا امۃ الحی مرحومہؓ جن کا ہر ذرہ احمدیت اور خلیفہ وقت پہ فدا تھا کی پاکیزہ روح کو دکھ پہنچا رہے ہیں۔

ایسے بدبخت لوگوں سے ہمارا ہرگز کسی قسم کا کوئی واسطہ نہیں۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی شیطنت سے بچائے اور اپنے حفظ امن میں رکھے۔ آمین

دعا کا از حد محتاج عاجز احمد جان عفی عنہ

ضروری اعلان

بتاریخ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۶ء بروز سوموار بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں بصدارت محترم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مرکزیہ انصار اللہ کا عام جلسہ ہو رہا ہے جس میں انصار کی حاضری لازمی ہوگی۔ خدام بھی اس جلسہ میں تشریف لا کر مستفیض ہو سکتے ہیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری قائد انصار اللہ مرکزیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافتِ حقہ

(از مکرم مولوی صالح محمد صاحب واقف زندگی مقیم گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ)

آج سے سولہ سترہ سال قبل کا ذکر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بعض دوسرے احباب جماعت نے منذر خوابیں دیکھیں۔ جن کا مفہوم اس وقت یہ سمجھا گیا۔ کہ خدانخواستہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عمر صرف باون ترپن ہی سال کی ہوگی۔ بڑا خوفناک منظر تھا۔ جس کے اظہار پر مخلصین کو بڑا غم اور صدمہ ہوا۔ اور انہوں نے اس اخلاص اور محبت کی بناء پر جو ان کو اپنے پیارے امام سے تھی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر دعائیں اور التجائیں کیں۔ کہ الٰہی اگر یہی تیری تقدیر ہے۔ جو خوابوں میں نظر آئی ہے۔ تو تو اپنے فضل سے ہم پر رحم فرما۔ اور اس تقدیر کو ٹال دے۔ اور ہمارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرما۔ ہزاروں روپے اور سینکڑوں بکرے اللہ تعالیٰ کے رحم کو جوش میں لانے کے لئے رحیم و کریم مولا کے حضور پیش کر دئے گئے۔ اس کا رحم جوش میں آیا۔ محض اپنے فضل سے اپنے کمزور بندوں کی چیخ و پکار کو سنا اور ان کے رنج و غم کو راحت و سکون سے بدل دیا۔ اور خوفناک وقت امن بن کر گذر گیا۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔

میں ان دنوں امراؤتی صوبہ برار میں رہتا تھا۔ جب مجھے الفضل کا وہ پرچہ ملا۔ جس میں مذکورہ بالا خوابوں کا ذکر تھا۔ تو دل کو بڑا دھکا سا لگا۔ کہ الٰہی ہماری تو خوشیوں کی دنیا ہی ہمارے پیارے آقا کے مبارک وجود سے آباد اور خوشحال ہے۔ تو اپنا فضل فرما۔ اور حضور انور کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرما۔ آمین۔

میں انہی اپنے رنج و غم۔ فکر و بلا اور بیقراری و بے چینی کے خیالات و جذبات کی رو میں بہا جا رہا تھا کہ ایک دم مجھے ایک واقعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کا یاد آگیا۔ جس سے رنج و غم کا ہجوم تو منتشر ہو گیا۔ اور اس کے بدلے میں میرے دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ بڑا ایمان افزاء واقعہ ہے۔ امید ہے کہ احباب کے لئے بھی تازگیٔ ایمان کا موجب ہوگا۔

میرے والد بزرگوار میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے جب چونتیس یا پینتیس سال کے تھے۔ تو انہوں نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے ہیں۔ اور انہوں نے والد صاحب کو تین لڑکوں کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ ان کے نام بتائے۔ اور فرمایا کہ آپ کی عمر ۴۵ سال کی ہوگی۔ والد صاحب کو اس پر بڑا غم ہوا۔ اور فوراً حضور علیہ السلام کے حضور حاضر ہوئے۔ عصر یا مغرب کی نماز کے بعد جب حضور علیہ السلام حلقۂ عشاق میں جلوہ فرما ہوئے۔ تو والد صاحب بزرگوار نے اپنا خواب اور اس سے پیدا شدہ بیقراری کا ذکر کیا۔ تین مذکورہ لڑکوں کے ناموں میں ایک نام ایسا تھا۔ کہ جس پر تمام عشاق ہنس پڑے۔ اور حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ نے فرمایا۔ ”فضل محمد صاحب ایک دفعہ پھر خواب سنائیے۔ بڑا مزیدار ہے۔“ والد صاحب نے عرض کی۔ مولوی صاحب میری تو غم سے جان نکلی جا رہی ہے۔ اور آپ کو ہنسی سوجھ رہی ہے۔ میری تو تمنا ہی اور ہے۔ کہ وہ زمانہ اپنی آنکھوں اور اپنی زندگی میں دیکھوں۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کے اسلام کی فتح کے وعدے پورے ہوں۔ اور اسلام اکناف عالم میں پھیلا ہوا ہم خود دیکھ لیں۔ پس میری تو اس غم سے کہ میری عمر کے صرف دس گیارہ سال باقی رہ گئے۔ روح گداز ہوئے جا رہی ہے۔ اور آپ ہنس رہے ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام مسکرائے۔ اور فرمایا۔

”فضل محمد صاحب گھبرانے کی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ عمر کو دگنی کرنے پر بھی قادر ہے۔“

میرے والد صاحب بزرگوار خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک زندہ موجود ہیں۔ اور ان کی عمر خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۰۰ سال کے قریب ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حی و قیوم اور حضور علیہ السلام کی سچائی اور من جانب اللہ ہونے کا بیّن اور واضح ثبوت ہے۔ وہ آج کل شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جب مجھے یہ واقعہ یاد آیا۔ تو مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اور میں نے اسی وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خط لکھا۔ جس کا مفہوم یہ تھا۔

سیدی۔ الفضل میں منذر خوابوں کا پڑھ کر دل لرز گیا۔ مگر میں اللہ تعالیٰ کے کرم اور اس کی بخشش پر پورا پورا یقین اور بھروسہ کر کے حضور انور کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ حضور انور کی عمر بہت ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور پیارے آقا اگر اسلام کی ترقی اور غلبے کے لئے اللہ تعالیٰ کوئی انسانی قربانی چاہتا ہے۔ تو ہم سب اس کے لئے قربان ہونے کے لئے تیار ہیں۔ وہ جن اور جتنوں کی قربانی چاہتا ہے۔ ہم میں سے لے لے۔ مگر حضور انور کو محض اپنے فضل سے صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ کہ حضور کی زندگی سے باطل کو شکست اور اسلام کو غلبہ مقدّر ہے۔ آمین۔

الٰہی تقدیر میں یہی پنہاں اور پوشیدہ تھا۔ جس کو اللہ تعالیٰ جانتا تھا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے جانتے تھے۔ مگر عوام کی نظروں سے یہ راز مخفی تھا۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے علم میں کیا تھا۔ اس کے لئے احباب سیدنا حضرت خلیفہ اول رضؓ کا مندرجہ ذیل ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔ جو حضور رضؓ نے اس وقت فرمایا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ابھی پردہ میں تھی۔ اور بڑے بڑے (بڑوں سے مراد مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی ہیں۔ صالح) ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر عالمِ وجود میں نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے نے مستقبل کا غیر مبہم نقشہ کھینچ کر بڑوں کو اور پھر ساری دنیا کو بتا اور سمجھا دیا تھا۔ تا وقت آنے پر کچے دھاگے ٹوٹ نہ جائیں۔ اور سعید روحیں حق و صداقت کو پہچان کر اس پر ایمان لے آئیں۔ دلوں کو نہایت تقویت اور بشاشت بخشنے والا ارشاد ہے۔ اور اس کا ہر لفظ اپنے اندر عظیم الشان حقائق کو لئے ہوئے ہے۔

سیدنا حضرت خلیفہ اول رضؓ کے مذکورہ بالا ارشاد سے میری مراد وہ ارشاد ہے۔ جو احباب ۵ راگست ۵۶ء کے الفضل میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جو یہ ہے:۔

”ایک نکتہ قابلِ یاد سنائے دیتا ہوں۔ کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رک نہیں سکا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحؒ کو دیکھا ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا ان کے ساتھ مجھے بہت محبت تھی ۷۸ برس انہوں نے خلافت کی ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔ یہ بات یاد رکھو! کہ میں نے یہ بات کسی خاص مصلحت اور خاص بھلائی کے لئے کہی ہے۔“

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفہ اول رضؓ کو مستقبل کا سارا نقشہ بتا دیا تھا۔ اور وہ تخت بھی اللہ تعالیٰ نے حضور رضؓ کو دکھا دیا تھا۔ جس پر اللہ تعالیٰ کے پیارے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر اور حضور رضؓ کے پیارے محمودؓ نے حاسدوں کے حسد کو خاک میں ملا کر جلوہ فرما ہونا تھا۔ تو حضور رضؓ اس نقشے کو بیان کرنے سے رکتے کیوں تھے۔ اور پھر آخرکار بتا کیوں دیا؟

میرے خیال میں رکنے کی وجہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کی یہ خواہش اور تمنا تھی۔ کہ اگر ان کے بعد ہونے والے خلیفہ پر منکرین خلافت خود بخود اس کو صحیح اور برحق سمجھ کر ایمان لے آئیں۔ تو یہ ان کے لئے زیادہ اجر اور ثواب کا موجب ہوگا۔ مگر جب حضور نے دیکھا۔ کہ انکار ایمان پر غالب آ رہا ہے۔ تو پھر حضور نے اتمام حجت کے لئے ان کو واضح الفاظ میں بتا دیا۔ کہ لو پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں تمہیں بتائے دیتا ہوں۔ اگر تمہاری طاقت ہے۔ تو اس کو بدل دو۔ فرمایا۔

میں محمود ایدہ اللہ تعالیٰ سے پیار اور محبت کرتا ہوں۔ اور میری زبان میاں میاں کہہ کر سوکھتی ہے۔ اس لئے کہ ان کو قرآن سے تعلق اور پیار ہے۔ اور اسی لئے میں نے خواجہ سلیمان علیہ الرحمۃ سے محبت کی تھی۔ کہ ان کو قرآن شریف سے تعلق تھا۔ اور قرآن کریم سے اس کو تعلق ہو سکتا ہے۔ جس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو۔ اور وہ پاک صاف ہو۔ اور اس کی زندگی پاکیزہ ہو۔

تم کسی وقت کہو گے۔ کہ خلیفہ بڈھا ہو گیا ہے۔ آؤ اس کو معزول کر دیں۔ مگر میں بتا دیتا ہوں کہ خواجہ سلیمان رحؒ نے ۷۸ سال خلافت کی۔ ان کو کوئی معزول نہ کر سکا۔ تو تمہاری کیا مجال کہ تم اس کو معزول کر سکو۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے ساتھ مسندِ خلافت پر خواجہ سلیمانؒ کی طرح لمبا عرصہ متمکن رہیں گے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت ان کو معزول نہ کر سکے گی۔

پھر یہ کہ تم بے شک یہ کہہ کر لاہور چلے جانا کہ یہ کل کا بچہ کیا جانے کہ خلافت کس بلا کا نام ہے۔ مگر تقدیر میں یہی پنہاں ہے۔ کہ اس نے چھوٹی عمر ہی میں مسند خلافت پر بیٹھ جانا ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اللہ تعالیٰ کی اسی تقدیر کو ٹال نہیں سکتی۔ اور اگر عقل سے کام لینا ہو۔ تو خواجہ سلیمانؒ کی طرف دیکھ لینا۔ اگر وہ ۲۲ برس کی عمر میں مسندِ خلافت پر بیٹھ گئے تھے۔ اور ان کی خلافت خلافتِ حقہ تھی۔ تو ۲۵ برس کی عمر میں مسند خلافت پر بیٹھنے والے پر کیوں اعتراض؟

ایک اور قابل غور امر خلیفہ اول رضؓ کے ارشاد میں یہ ہے۔ کہ حضور رضؓ نے خواجہ سلیمان رحؒ ہی کا کیوں ذکر فرمایا۔ کیوں کسی دوسرے خلیفہ کا ذکر نہ فرمایا۔

تو اس میں بھی ایک راز تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پاکدامنی پر گندی فطرت والوں نے اعتراض کرنا تھا۔ اس لئے فرمایا۔ ان کا تعلق قرآن شریف سے بہت ہوگا۔ اور قرآن شریف کے ساتھ تعلق اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ وہ انسان پاکدامن ہو۔ پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو لوگوں نے یہ کہنا تھا۔ کہ کل کا بچہ کیا جانے خلافت کس بلا کا نام ہے۔ اس لئے کم عمر میں مسند خلافت پر بیٹھنے والے ہی سے تشبیہ ضروری تھی۔ پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کی درازی پر اعتراض ہونا تھا۔ جو اس لئے ان کے ساتھ تشبیہ دی۔ جو لمبا عرصہ خلافت کر چکے تھے۔ پس حضور رضؓ کے ارشاد کا ہر لفظ ایمان افروز اور حقائق سے پر ہے۔

"المنیر" لائلپور کی چند غلط بیانیاں

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب واقف زندگی انچارج خلافت لائبریری

جماعت اسلامی کے ترجمان ہفتہ وار "المنیر" نے اپنی اشاعت ۱۷ ستمبر میں "ربوہ کی سیر" کے عنوان سے ایک مضمون کسی گمنام شخص کے خط کی بناء پر شائع کیا ہے۔ جہاں تک اس گمنام شخص اور مذکورہ مضمون کا تعلق ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ کسی احمدی کا خط نہیں صرف مدیر "المنیر" نے اپنی ذہنی کاوش اور تخیلات کا نام ہی "ربوہ سے آمدہ خط" رکھ لیا ہے۔ کیونکہ اس مقالہ میں ایسی ایسی من گھڑت باتیں لکھی گئی ہیں۔ جو کسی عاقل و ذی شعور احمدی کے قلم سے نہیں نکل سکتیں مثلاً لکھا ہے:۔

"میاں محمود صاحب نے تحریک جدید کے نام سے جو چندہ جاری کر رکھا ہے۔ لاکھوں روپیہ تک پہنچ چکا ہے۔ مگر اس روپیہ سے خود ان کا خاندان . . . . (یہ نقطے المنیر کے ہی ہیں) . . . . . . ہم لوگ چونکہ جماعت میں شامل ہیں اور مدت دراز سے چندے دے رہے ہیں۔ اسلئے ہمارا حق ہے کہ چندے کا حساب مانگیں"۔

اب ظاہر ہے کہ کوئی جاہل سے جاہل احمدی بھی یہ بات کہہ نہیں سکتا۔ کیونکہ اگر ایسا شخص احمدی ہو اور وہ جانتا ہو کہ اس کا دیا ہوا چندہ ان اغراض و مقاصد میں خرچ نہیں ہوتا۔ جو تحریک جدید کے مقاصد ہیں یعنی غیر ممالک میں اشاعت اسلام اور جماعت کی ترقی و بہبودی وغیرہ تو اسے چندہ دینے کے لئے مجبور کون کرتا ہے؟ اور وہ کیوں چندہ دیتا ہے؟

یہ بات بھی کسی احمدی کے منہ یا قلم سے نہیں نکل سکتی کہ تحریک جدید یا صدر انجمن کے چندوں کا کوئی حساب نہیں دیا جاتا کیونکہ ہر احمدی جانتا ہے کہ ہر سال جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ میں تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ آمد و خرچ پیش ہو کر منظور ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک آنے اور جانے والی رقم کا حساب رکھا جاتا ہے۔ اور دو اداروں کے آڈیٹر اور محاسب وغیرہ موجود ہیں جو اپنے خون کو پسینہ بنا کر ایک ایک پائی کا حساب رکھتے ہیں۔

پس "صالح" جماعت کے ترجمان کا یہ کہنا کہ ان کو ربوہ سے کوئی خط آیا ہے جس میں مذکورہ بالا باتیں لکھی ہیں یقیناً دیانتداری اور واقعات کے خلاف ہے اور جماعت احمدیہ کے نظام سے کلی ناواقفیت کی دلیل ہے۔

زیر تبصرہ مقالہ میں "المنیر" نے یہ اعتراض بھی کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے بعض افراد اور اقرباء نے لوگوں سے قرضے بھی لئے ہیں۔ اور اس ضمن میں قرضہ کی فہرست ۱½ لاکھ سے شروع کر کے ۳۳ ہزار پر ختم کی گئی ہے۔

گو معاصر نے خود ہی یہ لکھ کر کہ

"ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ اعداد و شمار کس حد تک صحیح ہیں" (صفحہ ۵ کالم ۲) اپنی خود ساختہ عمارت کو خود اپنے ہی ہاتھوں سے منہدم کر دیا ہے اور ہمارے لئے مزید کسی جواب کی ضرورت باقی نہیں رکھی۔ لیکن ہم جماعت اسلامی کے اس ترجمان سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا انہوں نے اسلام میں جس کی صحیح نمائندگی کے وہ دعویدار ہیں کبھی کوئی آیت قرآنی بھی پڑھی ہے۔ جس میں یہ لکھا ہو کہ اسلام میں قرضہ لینا حرام ہے؟ اور کیا اب "جماعت اسلامی" کے نزدیک سورۃ البقرہ کی وہ تمام آیات منسوخ ہو چکی ہیں۔ جن میں قرضہ لینے اور دینے کے احکام پائے جاتے ہیں اور کیا وہ احادیث غلط اور جھوٹی ہیں۔ جن میں یہ لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی آپ کے قرض خواہ قرضہ کا مطالبہ کیا کرتے تھے؟ پس اگر مذکورہ بالا آیات منسوخ اور احادیث جھوٹی نہیں تو آپ کیوں خواہ مخواہ ایسے اعتراضات میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں جو پرِ پشہ جتنی بھی اہمیت نہیں رکھتے۔

"المنیر" کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام نے قرضہ کو جائز رکھا ہے۔ اور سورۃ النساء میں بھی بار بار "من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین" فرما کر یہ ظاہر کر دیا ہے کہ مومنوں پر قرضہ ہو سکتا ہے اور اس کی ادائیگی تقسیم میراث سے قبل ضروری ہے۔

باقی ہر شخص کا قرضہ اس کی حیثیت کے مطابق ہوتا ہے۔ جو لاکھوں کی جائداد کے مالک ہوتے ہیں ان کا قرضہ بھی ہزاروں اور لاکھوں کا ہوتا ہے۔ اور جو بھکیارے ہوتے ہیں ان کا قرضہ بھی چند آنے یا چند پیسے ہوتا ہے۔ اور شریعت اسلامی میں قرضہ لینا یا قرضہ دینا حرام یا جرم یا معصیت نہیں کہ آپ ہم پر اعتراض کر سکیں۔

رہی آپ کی یہ بات کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذاتی آمدنی ۱۸۹۸ء میں بمطابق تحقیقات گورنمنٹ ۲/۸۸۳ روپیہ سالانہ تھی۔ سو یہ بالکل درست ہے اور ہم آپ کے بھائی منشی تاج الدین تحصیلدار بٹالہ کے ممنون احسان ہیں کہ انہوں نے نہایت دیانتداری سے کام لیا۔ اور پوری تحقیقات کر کے آپ کے متعلق رپورٹ کی۔ لیکن افسوس ہے آپ پر کہ باوجود اس رپورٹ کو پڑھ لینے کے آپ کو بصیرت حاصل نہ ہوئی۔ کیا آپ نے رپورٹ میں یہ نہیں پڑھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی ذاتی آمدنی ہی اپنے ذاتی اخراجات کے لئے کافی تھی اور آپ رئیس ابن رئیس تھے۔ اور بہت سی جائداد آپ کے پاس تھی۔ بلکہ آپ کی اہلیہ مقدسہ بھی اس زمانہ میں جب ایک مزدور کی مزدوری دو آنے ہوتی تھی اس قدر مالدار تھیں کہ چار پانچ ہزار روپیہ کا زیور ان کے پاس تھا۔ اور چندوں کی آمد کہ جس کا اندازہ اس وقت سات ہزار دو سو روپیہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سب کی سب مصارف دینیہ اسلامیہ میں خرچ فرمایا کرتے تھے۔ اور جماعت کی طرف سے آنے والے چندوں کو آپ اپنے مصرف میں نہیں لاتے تھے۔ اگر آپ میں بصیرت ہو تو آپ کی آنکھیں کھولنے کے لئے مذکورہ بالا رپورٹ ہی کافی ہے۔

پھر یہ بات بھی آپ سے مخفی نہیں ہو گی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اعلان تھا کہ "اگر کوئی آریہ یا دہریہ یا عیسائی یا مجوسی آپ کی کتاب براہین احمدیہ (جو قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کرنے کے لئے لکھی گئی تھی) کا جواب لکھ دے۔ تو آپ اس کو اپنی غیر منقولہ جائداد (جس کی قیمت اس وقت بھی (۱۸۸۰ء میں) دس ہزار روپیہ سے زیادہ تھی) دیدینگے اور جو شخص چاہے گورنمنٹ سے دریافت کرے کہ واقعی میری جائیداد اس قدر مالیت کی ہے"

پس آپ کا خاندان اس وقت بھی رئیسوں کا خاندان تھا اور اب بھی بفضلہ تعالیٰ رئیسوں کا خاندان ہے۔ آپ آتش حسد میں کیوں جلتے ہیں؟

تیسرا اعتراض "المنیر" کا یہ ہے کہ ہمارے مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے رشتہ دار صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے عہدیدار ہیں۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ "المنیر" جو جماعت اسلامی کی ترجمانی کرتا ہے۔ اسلام سے اس قدر بیگانہ کیوں ہے۔ کیا قرآن مجید میں کہیں یہ بھی لکھا ہے کہ جو خلیفۃ اللہ ہو اسے چاہیئے کہ وہ اپنے خاندان کے کسی فرد کو خدمت حق اور خدمت جماعت کا موقعہ نہ دے؟ یا اسکے برعکس یہ لکھا ہے کہ اہل بیت پر دوسروں کی نسبت دین اسلام کی خدمت و اشاعت کی زیادہ ذمہ داریاں ہیں؟ کیا حضرت ہارون حضرت موسےٰ کے بھائی نہ تھے۔ اور شاید آپ کو یہ بھی پتہ ہوگا کہ حضرت علیؓ۔ حضرت عثمانؓ حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار تھے اور لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ارشاد خداوندی ہے۔ اور علیکم بسنتی و سنۃ خلفاء الراشدین فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس پر اگر جماعت احمدیہ عمل نہیں کرے گی تو کیا جماعت اسلامی عمل کرے گی؟

پھر جماعت اسلامی اور المنیر تو "الائمۃ من قریش" کے قائل ہوتے ہوئے بھی اس قسم کا اعتراض کریں تو عجوبہ ہی ہے۔

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے بعض درخشندہ گوہر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے عہدہ دار ہیں تو ہمارے لئے برکت اور خوشی کا مقام ہے۔

بالآخر ہم امید رکھتے ہیں کہ "المنیر" کے مدیر "ربوہ کی سیر" کے لئے بقائمی ہوش و حواس ربوہ میں تشریف لایا کریں گے تا قارئین "المنیر" کو صحیح معلومات بہم پہنچا سکیں اور اپنی سیر کا مدار مفروضہ خطوط پر نہ رکھا کریں گے۔

- وما علینا الا البلاغ -

ناواقفی اور لاعلمی

بسا اوقات ایک دوسرے سے ناواقفی اور لاعلمی کئی قسم کی غلط فہمیاں پیدا کرنے کا موجب بن جاتی ہے۔ اس وقت احمدیت کے خلاف عوام میں جو غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس کی اصل وجہ بھی یہی ہے کہ لوگوں کو احمدیت کے زندگی بخش پیغام سے ناواقفی اور لاعلمی ہے

اخبار الفضل کو ان تک پہنچا کر آپ اس لاعلمی کو بہت جلد دور کر سکتے ہیں

(مہتمم الفضل)

سالانہ اجتماع میں شامل ہونیوالے خدام نوٹ کرلیں

ہمارا سالانہ اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو منعقد ہو رہا ہے - اس مرتبہ فیصلہ کیا گیا ہے خدام کا داخلہ صبح آٹھ بجے سے ساڑھے دس بجے تک ہوگا - مؤرخہ ۱۹/۵۶ کی صبح کو مقامی و بیرونی مجالس صبح آٹھ بجے سے ساڑھے دس تک اپنے خیمے نصب کریں گی - اس کے بعد کسی کو خیمے نصب کرنے کی اجازت نہ ہوگی -

نماز جمعہ کے معاً بعد اجتماع کا افتتاح ہوگا - اور اس کے بعد باقاعدہ پروگرام شروع ہو جائے گا - پس باہر سے آنے والے خدام ۱۸ اکتوبر کی شام تک ربوہ پہنچنے کی کوشش کریں - یا زیادہ سے زیادہ صبح آٹھ نو بجے تک ربوہ پہنچ جائیں تا وقت پر خیمے نصب کر سکیں اور نماز کے بعد پروگرام وقت پر شروع کیا جا سکے -

امید ہے بیرونی مجالس اس بارہ میں خاص اہتمام کریں گی اور وقت مقررہ پر پہنچ جائیں گی مقام اجتماع میں داخلہ کے وقت خادم کا سامان - خیمے کا سامان اور دوسرے امور کی پڑتال کی جائے گی - جس کے لئے خدام کو تیار ہو کر آنا چاہیئے -

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلان دارالقضاء

محترمہ امۃ الغنی صاحبہ بنت بابو عبدالغنی صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد صاحب مرحوم نے ایک کنال زمین مع خام مکان ۲۹-۳۰/۱۸ واقعہ محلہ میں میرے نام ہبہ کی تھی لہذا دفتر آبادی کو ہدایت کی جائے کہ یہ زمین مع مکان خام میرے نام منتقل کیا جائے - اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر ان کے رشتہ داروں میں سے کسی کو اس بارہ میں اعتراض ہو تو ۱۰ اکتوبر تک دفتر دارالقضاء میں تحریری اطلاع دیں -

ناظم دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

امتحان زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز"

لجنہ اماء اللہ کے شعبہ تعلیم کے زیر انتظام ماہ نومبر میں کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کا امتحان ہوگا - تمام لجنات سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ اماء اللہ میں تحریک کر کے جلد از جلد امتحان کے لئے نام ارسال کریں - کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ میں خط لکھ کر منگوا جا سکتی ہیں - قیمت علاوہ محصول ڈاک ایک روپیہ بغیر جلد کے اور ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد کے -

سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

مصباح "ردّ عیسائیت نمبر"

عیسائیت کی تردید میں مصباح کا خاص نمبر شائع کرنے کے لئے پہلے مصباح میں ذکر آچکا ہے سو قارئین مصباح مطلع رہیں کہ مصباح "ردّ عیسائیت نمبر" انشاء اللہ تعالےٰ یکم نومبر کو آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا - تمام اہل قلم بھائی اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنی معلومات ارسال فرمائیں - جن اہم مضامین پر لکھنا مقصود ہے وہ یہ ہیں (۱) واقعہ صلیب کی حقیقت (۲) تحریف بائیبل (۳) ردّ کفارہ (۴) ردّ تثلیث (۵) رد الوہیت مسیح (۶) کیا موجودہ اناجیل الہامی ہیں (۷) مسیح علیہ السلام کشمیر کی طرف آئے اور وہیں فوت ہوئے ان کے علاوہ بھی جو امور رد عیسائیت سے تعلق رکھتے ہیں - ان پر بھی مضامین لکھ کر ارسال فرمائیں - ان مضامین کے استدلال اور ترتیب میں یہ خیال ضرور رکھیں کہ احمدی مستورات بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں - اس سلسلہ میں ۶ اکتوبر تک دفتر میں مضامین پہنچ جانے چاہئیں

نوٹ :- مصباح کے لئے چونکہ کاغذ کا سرکاری پرمٹ ہے اس لئے ہمیں مجبوراً یہ نمبر دو ماہ کے کاغذ سے نکالنا ہوگا - لہذا خریداران مصباح مطلع رہیں کہ یہ نمبر اکتوبر اور نومبر کا ہوگا، ایجنٹ صاحبان بھی مطلع رہیں -

مدیرہ مصباح ربوہ

درخواست دعاء

برادرم چوہدری عبدالحکیم صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی امسال ایم۔اے کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین

(لطیف احمد ظفر بھٹی)

تقرر امراء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تفویض شدہ اختیارات کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے اپنے فیصلہ مؤرخہ ۹/۹/۵۶ میں مندرجہ ذیل امراء کی منظوری تا اپریل ۱۹۵۹ء عطا فرمائی ہے احباب نوٹ فرمالیں -

	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	چوہدری عبداللہ خانصاحب -	امیر	جماعت احمدیہ کراچی
(۲)	شیخ رحمت اللہ صاحب -	نائب امیر	" "
(۳)	مولوی محمد یوسف صاحب -	امیر	جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا
(۴)	میاں بشیر احمد صاحب زرگر -	امیر	جماعت سید والا ضلع شیخوپورہ
(۵)	مرزا غلام حیدر صاحب -	امیر	جماعت نوشہرہ چھاؤنی
(۶)	شیخ محمد رفیق صاحب -	امیر	جماعت تخت ہزارہ ضلع سرگودھا
(۷)	ملک عبدالعزیز صاحب -	امیر	جماعت قصور ضلع لاہور
(۸)	سید لال شاہ صاحب	امیر	جماعت احمدیہ آنبہ و کرم پورہ ضلع شیخوپورہ
(۹)	شیخ محمد احمد صاحب	امیر	جماعت احمدیہ لائلپور شہر و ضلع
(۱۰)	قاضی محمد یوسف صاحب	امیر	جماعت ہوتی ضلع مردان
(۱۱)	میاں شہاب دین صاحب -	نائب امیر	" " "
(۱۲)	مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ	امیر	جماعت احمدیہ سرگودھا
(۱۳)	میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ	امیر	جماعت گوجرانوالہ

ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

کنری (سندھ) میں امارت کا قیام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تفویض شدہ اختیار کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے اپنے فیصلہ مؤرخہ ۹/۹/۵۶ میں کنری ضلع تھرپارکر سندھ میں پریذیڈنٹ کے عہدہ کی بجائے امیر کا عہدہ منظور فرمایا ہے -

ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے اطفال احمدیہ کو وظائف

مرکزیہ مجلس عاملہ انصار کی طرف سے فیصلہ کیا گیا ہے - کہ ایسے اطفال احمدیہ جو تعلیمی تنظیمی - تربیتی دینی لحاظ سے ممتاز سمجھے گئے ہوں - ان کو مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے تعلیمی وظائف دیئے جایا کریں -

سو ایسے مستحق اطفال احمدیہ جن کی عمر پندرہ سال تک ہو کو چاہیئے کہ وہ مقامی مجلس انصار اللہ کے زعیم کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ اپنے والدین اور ورثاء کے ہمراہ انصار کے سالانہ اجتماع کے موقع پر (جو امسال ۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ربوہ میں ہو رہا ہے) اگر انصار کے بورڈ میں انٹرویو دیں -- بورڈ کے انٹرویو میں اول اور دوم آنے والوں کو بترتیب ذیل تعلیمی وظیفہ دیا جائیگا -

اوّل آنے والے کو - ایک سال کے لئے سالم فیس کا وظیفہ -

دوم آنے والے کو - ایک سال کے لئے نصف فیس کا وظیفہ -

(نائب صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ)

ہفتہ تعلیم و تلقین و قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر

قائدین کرام اپنی مجالس میں یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر ہفتہ تعلیم و تلقین منائیں۔ روزانہ مسجد یا کسی مرکزی جگہ میں جلسہ کرایا جائے جس میں تمام خدام نوٹ بکوں کے سمیت شامل ہوں اور تقاریر کو نوٹ کریں۔ تقاریر تعلیمی رنگ میں ہوں خدام کو اہم امور نوٹ کرائے جائیں۔ جن کا بعد میں خدام سے امتحان لیا جائے اور نتائج سے مرکز کو مطلع کیا جائے۔ تقاریر کے عنوانات مندرجہ ذیل ہوں گے

(۱) خلافت اور اس کی اہمیت (۲) برکات خلافت (۳) جماعت احمدیہ میں خلافت کا قیام اور اس کی برکات (۴) خلافت ثانیہ کے متعلق الٰہی نشانات (۵) منکرین خلافت اور ان کا انجام (۶) اعتراضات کے جوابات (۷) خلافت اور ہمارے فرائض۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

تقریری مقابلہ کا نتیجہ

۱۲ ستمبر کو خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب ایک تقریری مقابلہ ہوا۔ جس میں لاہور۔ سرگودھا۔ لائلپور۔ سیالکوٹ اور ربوہ کی مجالس کی طرف سے دس مقررین نے حصہ لیا تقاریر کا عنوان " برکات خلافت " مقرر کیا گیا تھا۔ جلسے کی حاضری بہت خوشکن تھی۔ مندرجہ ذیل خدام اول۔ دوم اور سوم رہے۔

(۱) قاضی برکت اللہ صاحب لاہور اول (ان کو چاندی کا تمغہ انعام دیا گیا۔ جس پر یہ الفاظ کندہ تھے فاستبقوا الخیرات۔ اوّل۔ منجانب شعبہ تعلیم مرکزیہ)

(۲) حنیف احمد صاحب باجوہ دوم (ان کو بھی چاندی کا تمغہ انعام دیا گیا)

(۳) ناصر احمد صاحب پرویز سوم (انکو کتابوں کا مجموعہ انعام میں دیا گیا۔)

منصف حضرات مندرجہ ذیل تھے۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف۔ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب اور مکرم جناب غلام محمد صاحب اختر (ناظر اعلیٰ)

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

---

۲۶ ستمبر اور قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

موجودہ پیدا شدہ حالات کے پیش نظر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب " اسلام میں اختلافات کا آغاز " ہر خادم کو پڑھائی جائے۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کتاب کو رسالہ خالد میں بطور ضمیمہ رسالہ کے شائع کر دیا ہے۔ رسالہ کی قیمت معمولی ہے۔ قائدین فوراً ضرورت کے مطابق رسالہ منگوالیں۔

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ماتحت اس کتاب کا امتحان ۲۶ ستمبر کو ہوگا۔ اور پرچہ جات مرکز کی طرف سے بھجوائے جائیں گے۔ قائدین کرام ابھی سے جملہ خدام کو اس امر کیلئے تیار کرنا شروع کر دیں۔ کوئی خادم ایسا نہیں رہنا چاہئے جو اس امتحان میں شامل نہ ہو۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین و زعماء کرام متوجہ ہوں

بذریعہ خطوط قائدین و زعماء کرام کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ شعبہ ذہانت و صحت جسمانی کے تحت مندرجہ ذیل کام پایۂ تکمیل کو پہنچنے ضروری ہیں۔ اب بذریعہ اخبار یاد دہانی کروائی جاتی ہے

(۱) تمام خدام کا طبی معائنہ ہونا چاہیئے (۲) عام معلومات کا مقابلہ پر مجلس کے خدام کے مابین ہو (۳) دفتر مرکزیہ کو اپنے کھلاڑی خدام کے کوائف بھجوائیں (۴) روزانہ اخبار بینی کی عادت خدام میں پیدا کریں (۵) سالانہ اجتماع پر منعقد ہونے والے ورزشی مقابلہ جات کی مشق ابھی سے شروع کر دیں ٹیموں اور انفرادی مقابلہ جات میں شرکت کرنے والے خدام کی فہرستیں جلد سے جلد بھجوائیں۔

میں آپ سے امید رکھتا ہوں کہ اپنی اولین فرصت میں متذکرہ بالا امور کی طرف توجہ دیں گے۔

مہتمم ذہانت و صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا ایف اے ای ایل کا امتحان ۱۷ ستمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ احباب اعلیٰ کامیابی نیز مستقبل میں دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ حمید اللہ ظفر ولد چوہدری برکت علی چک نمبر ۵۶۵ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور

۲۔ میں نے ملازمت ترک کر کے کاروبار شروع کیا ہے۔ احباب میرے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار خورشید عباسی سرگودھا)

۳۔ بندہ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب کرام، درویشان قادیان دار الامان دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میری موجودہ پریشانیوں کو محض اپنے فضل و کرم سے مبدل بہ راحت کر دے اور خدمت سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔ اور کاروبار میں خیر و برکت دے آمین ثم آمین (ڈاکٹر دین محمد صوفی احمدیہ دار الشفا۔ شہر گوجرانوالہ۔

۴۔ بندہ کی والدہ صاحبہ کے چہرے پر دائیں جانب لقوہ کا حملہ ہو گیا ہے۔ جملہ احباب سے گذارش ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائیں۔ آمین

عبد الحفیظ گلزار ہیڈ کلرک مشن ہسپتال پشاور (حال مانسہرہ)

۵۔ شیخ محمد خاں صاحب وکیل نوشہرہ کو مدت سے بلڈ پریشر کی تکلیف ہے اب بیماری نازک صورت اختیار کر گئی ہے۔ اسلئے جملہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان صاحبان اور جملہ ناظرین الفضل سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز کیم اگست سے میں بھی ہسپتال میں صاحب فراش ہوں۔ میرے لئے بھی دعا فرما دیں

(خاکسار حاجی محمد اکبر خان پشاور)

اعانت الفضل

مکرم عبد اللطیف صاحب پنجاب پیپر سٹور گنپت روڈ لاہور نے اپنے نکاح کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل عطا فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

دیگر احباب بھی ایسے مواقع پر الفضل کو یاد رکھا کریں

(مینیجر الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت

میرا لڑکا نعیم احمد اچانک فوت ہو گیا ہے۔ اس اچانک وفات کے صدمہ سے طبیعت بہت پریشان ہے۔ احباب کرام بچے کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز میرا چھوٹا بچہ تقریباً ۳½ ماہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہو کر بہت کمزور ہو چکا ہے۔ احباب اس کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

مبارکہ بیگم طاہرہ اہلیہ شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی راکس ڈیلر مریدکے۔

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خضعیہ نمبر جاری کرانے کے لئے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان کی جملہ پریشانیوں کو اپنے فضل سے دور فرمائے۔

(مینیجر الفضل)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بوائز سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ ۱)

اولڈ بوائز کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ تعلیم الاسلام سکول ۱۸۹۸ء میں قائم ہوا تھا اور ۱۹۰۵ء میں یہ ہائی سکول بنا۔ اس وقت سے آج تک ہزاروں کی تعداد میں لوگ علم حاصل کر کے زندگی میں قدم رکھ چکے ہیں۔ اگر وہ سارے ہی "اولڈ بوائز ایسوسی ایشن" کی شکل میں منظم ہو جائیں۔ اور اس سے وابستگی کا احساس انہیں اپنے فرائض ادا کرنے پر ابھارتا رہے تو یہ ایسوسی ایشن اپنے سالانہ چندہ ہی سے اس جیسے بہت سے نئے سکول اور کالج چلا سکتی ہے۔ ان نئے سکولوں کے مقابلے میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کو ام المدارس کی حیثیت حاصل ہوگی۔ کیونکہ جماعت کی ابتدائی پود نے اسی میں تعلیم پائی ہے۔ اور اب بعد کی نسلیں بھی اسی سے فیضیاب ہو رہی ہیں پس اس کے اولڈ بوائز کا بالخصوص یہ فرض ہے کہ وہ اس کے ساتھ وابستگی کو بڑھائیں۔ اور اس کی ترقی کے لئے اس عہد اور عزم کے ساتھ کام کریں کہ وہ قیامت تک اس کا جھنڈا بلند رکھیں گے۔ اور انہیں خواہ کتنی ہی قربانی کیوں نہ کرنی پڑے وہ اسے نسلاً بعد نسلٍ زندہ رکھیں گے اور ترقی دیتے چلے جائیں گے۔ اس سکول کے ہر طالب علم کو چاہیئے کہ وہ تعلیم حاصل کر کے دنیا کے سامنے اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کرے اور بعد میں اولڈ بوائز کی حیثیت سے اس کے ساتھ اپنی وابستگی قائم رکھ کر اسے ترقی دینے اور نسلاً بعد نسلٍ اسے زندہ رکھتے چلے جانے کی پوری کوشش کرے اگر اولڈ بوائز نے اس جذبہ کے ساتھ کام کیا۔ تو یہ سکول نہ صرف یہ کہ سب سکولوں سے سبقت لے جائے گا۔ بلکہ یہ رہتی دنیا تک Mother Institution کے طور پر چلتا چلا جائے گا۔

عہدیداروں کا انتخاب

حضور ایدہ اللہ کے تشریف لے جانے کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی صدارت میں ایسوسی ایشن کے اجلاس کی کارروائی جاری رہی مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ کی تجویز کے مطابق قرار پایا کہ سر دست صدر، سیکرٹری اور سیکرٹری مال کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔ جو ایک کمیٹی مقرر کر کے پہلے ایسوسی ایشن کا دستور اور قواعد و ضوابط مرتب کرے اور پھر از سر نو نئے قواعد و ضوابط کی روشنی میں عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آئے۔ چنانچہ حسب ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے:-

صدر :- مکرم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب

سیکرٹری :- مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب (ہیڈ ماسٹر)

فنانشل سیکرٹری :- مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب

بعدہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر نے حالیہ فتنہ منافقین کے سلسلہ میں ان کی سرگرمیوں سے بکلی برأت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ دلی محبت و عقیدت اور کامل وفاداری کے اظہار کی قرارداد پیش کی جو متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ آخر میں مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے اولڈ بوائز کے نام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ایمان افروز پیغام پڑھ کر سنایا اور اس طرح یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول اولڈ بوائز کی طرف سے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کیساتھ گہری عقیدت اور وابستگی کا اظہار

ربوہ ۲۴ ستمبر۔ کل شام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بوائز نے مکرم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی زیر صدارت اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حالیہ فتنہ منافقین کے سلسلہ میں منافقین اور ان کی سرگرمیوں سے بکلی برأت کا اظہار کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دلی محبت و عقیدت اور قلبی وابستگی کا اظہار کیا۔ اس بارے میں متفقہ طور پر جو قرارداد منظور کی گئی اس کا متن درج ذیل ہے۔

"تعلیم الاسلام اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ خصوصی اجلاس منافقین اور فتنہ پردازوں کی ان کارروائیوں سے کلی برأت کا اظہار کرتا ہے۔ جو وہ جماعت میں خلافت کے نظام کو ختم کرنے اور انتشار پھیلانے کے متعلق کر رہے ہیں۔

ہمیں اس بات پر پختہ یقین ہے کہ خلافت جماعت کا وہ نظام ہے جس سے اسلام اور احمدیت کی ترقی اور استحکام وابستہ ہے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی وہ مصلح موعود ہیں جن کی پیشگوئی نہایت واضح الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد جگہ بیان فرمائی ہے۔ اس لئے تمام ایسے لوگ جو اپنی منافقانہ کارروائیوں سے جماعت میں انتشار پیدا کرنے اور خلافت کی بابرکت تنظیم میں رخنہ اندازی کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ان کی ان کارروائیوں کو خلاف اسلام یقین کرتے ہیں۔ نیز ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو لمبی صحت والی عمر عطا فرمائے تاکہ ہم احمدیت کی ان ترقیات کو دیکھ سکیں۔ جو حضور کی ذات والاصفات سے وابستہ ہیں۔

تعلیم الاسلام اولڈ بوائز ایسوسی ایشن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان احسانات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی جو حضور نے اس انسٹی ٹیوشن کو ترقی دینے اور اس کے درجہ کو بلند سے بلند تر کرنے میں کئے ہیں۔ اور یہ سکول اپنی نیک شہرت پیدا کرنے میں کلی طور پر حضور کا مرہون منت ہے۔ ۱۹۴۷ء کے انقلاب کے بعد اس سکول کا نہ صرف قائم رہنا۔ بلکہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توجہات گرامی کا نتیجہ ہے۔"

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

(بقیہ صفحہ اول)

"یوم والدین" کی تقریبات صبح ۸ بجے سے دس بجے تک جاری رہیں۔ جن میں طلبہ کے والدین اور سرپرست حضرات نے شریک ہو کر اپنے نونہال بچوں کے درمیان باہم ورزش، تلاوت قرآن مجید اور تقاریر کے مقابلے اور ورزش جسمانی کا مظاہرہ دیکھا۔ آخر میں طلبہ کی تعلیم و تربیت کے متعلق ہیڈ ماسٹر صاحب کی مختصر سی رپورٹ اور تقسیم انعامات کے بعد صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے طلبہ اور ان کے والدین سے خطاب کرتے ہوئے انہیں نہایت احسن پیرائے میں ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی

آپ نے اپنی تقریر کا آغاز نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث "حب الوطن من الایمان" سے کیا آپ نے فرمایا محبت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنے وطن کے لئے بہترین چیز پیش کرے اور وہ یہی ہے کہ آپ لوگ جو اس درسگاہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ملک کے لئے قربانیاں کریں۔ اور والدین کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ آپ سے ملک کی خاطر قربانیاں کرائیں۔ لیکن بغیر تیاری کے قربانی پیش کرنے کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔ وہ تیاری یہی ہے کہ کہ تعلیم و تربیت کے زمانے میں اساتذہ اور والدین کی طرف سے آپ کی آزادی (۱) پر جو پابندیاں لگائی جائیں آپ ان کا خیر مقدم کریں۔ ان پابندیوں کا مقصد آپ کے فطری قویٰ اور صلاحیتوں کو ترقی دینا ہوتا ہے۔ کیونکہ فطری صلاحیتوں کو ترقی دیئے بغیر آپ قوم و ملک کے لئے نافع وجود نہیں بن سکتے۔ اگر آپ فطری قویٰ کو ترقی نہ دیں تو پھر ملک بھی ترقی نہیں کر سکتا کیونکہ ملک نام ہے افراد کے مجموعہ کا۔ جب افراد کی ہی تربیت ٹھیک نہ ہو اور وہ اس قابل نہ ہوں کہ قوم کی صحیح رنگ میں خدمت کر سکیں تو پھر ملک کی ترقی میں رکاوٹ پڑنی لازمی ہے۔ پس آپ ابھی سے اپنے دل میں یہ بٹھا لیں کہ آپ نے یہ کوشش کرنی ہے کہ آپ کی جدوجہد کے نتیجے میں آپ کا ملک دنیا کے چوٹی کے ملکوں میں شمار ہونے لگے۔ ترقی کے لحاظ سے دنیا کی قومیں ہم سے بہت آگے ہیں۔ اب آپ کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ہمارا ملک ان سب سے آگے نکل جائے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا یہ کوئی اتنا مشکل کام نہیں ہے کہ آپ نہ کر سکیں۔ دینی علوم میں دسترس کی وجہ سے آپ کو ایک سہولت حاصل ہے۔ جس سے دوسری قومیں محروم ہیں۔ دین کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کے دماغوں میں جو روشنی رکھی ہے اس کی مدد سے آپ سب پر سبقت لے جا سکتے ہیں۔ آپ اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کا ایک عملی نمونہ بنائیں اور پھر کوشش کریں کہ ساری دنیا آپ کے ذریعہ اسی رنگ میں رنگی جائے۔ ہم میں سے ہر ایک کا وجود چمکتے ہوئے ستاروں کی مانند ہو۔ جب بھی دنیا کو اندھیرے سے نجات کی ضرورت پڑے تو وہ ہماری طرف ہی رجوع کرے۔

آخر میں آپ نے احمدی طلبہ کو قرآن مجید کے ترجمہ اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے پچیس پچیس روپے کے دو انعاموں کا اعلان کیا اور فرمایا کہ ان دونوں امتحانوں میں آٹھویں نویں اور دسویں جماعت کے طالبعلم حصہ لیں اور حصہ لینے والوں کی تعداد کم از کم سو ہو۔ جو طلباء ان امتحانوں میں اول آئیں گے وہ پچیس پچیس روپے کے انعام کے مستحق قرار پائیں گے۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے محترم صدر صاحب اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے بعد یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔